(ب) رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خصوصیات

حاصلاتِ تعلم اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عقیدۂ رسالت کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- وحی کی تعریف، اہمیت، اقسام اور اس کی مختلف صورتوں کو جان سکیں۔
- رسالت محمدی کی خصوصیات اور معجزات کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ ختم نبوت کے عقلی و نقلی دلائل کا جائزہ لے سکیں۔
- رسالت محمدی کی خصوصیات جان کر اس پر ایمان کامل، محبت، اطاعت و اتباع اور تعظیم و توقیر کا مظاہرہ کر سکیں۔
- عقیدۂ ختم نبوت کے تقاضوں کو سمجھ کر دعوتِ دین اور حفاظتِ دین کا فریضہ سرانجام دے سکیں اور منکرِ ختم نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھ سکیں۔

سوال 1: رسالت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے وحی کی تعریف اور اقسام بیان کریں۔

جواب: رسالت کا لغوی مفہوم:

رسالت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: "پیغام بھیجنا" یا "پیغام پہنچانا"۔

رسالت کا اصطلاحی مفہوم:

اسلامی عقیدہ کے مطابق، عقیدۂ رسالت سے مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، تاکہ وہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں، اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کریں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی تعداد:

احادیث کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) انبیائے کرام علیہم السلام بھیجے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں جب کہ سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہیں جن پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

وحی کا لغوی معنی:

وحی عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: "اشارہ کرنا، چپکے سے بات دل میں ڈالنا، یا جلدی سے پیغام دینا"۔

وحی کا اصطلاحی مفہوم:

شریعت کی اصطلاح میں وحی اس پیغام کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے منتخب بندے یعنی نبی یا رسول کو کبھی فرشتے کے ذریعے، کبھی براہِ راست دل میں ڈال کر، اور کبھی پردے کے پیچھے سے پہنچاتا ہے۔

stepacademyofficial.com

وحی کی اقسام اور صورتیں

وحی کی دو بنیادی اقسام ہیں:

وحیِ متلو:

"متلو" کا مطلب ہے "پڑھا جانے والا"، اس لیے "وحیِ متلو" سے مراد وہ وحی ہے جو تلاوت کے قابل ہے اور نماز و عبادات میں پڑھی جاتی ہے۔ قرآن مجید "وحیِ متلو" پر مشتمل ہے، کیوں کہ وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے، جسے حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اُسے امت کو پڑھ کر سنایا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کو نہ صرف یاد کیا جاتا ہے بلکہ ہر زمانے میں اس کی تلاوت، تفسیر اور تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔

مثال: قرآن مجید۔ مکمل وحیِ متلو ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (سورۃ النجم: 4)

ترجمہ: "ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے"۔

وحیِ غیر متلو:

"وحیِ غیر متلو" اُس وحی کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوئی، مگر قرآن کا حصہ نہیں بنی۔ یہ وحی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہے، مگر اس کی تلاوت نماز میں نہیں کی جاتی اور نہ ہی یہ قرآن کی آیات میں شامل ہے۔ اس کا اصل مقصد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو ان امور کی تعلیم دینا تھا جو قرآن میں تفصیل سے بیان نہیں کیے گئے، جیسے عبادات کا عملی طریقہ، معاملات کی تفصیل، اخلاقی اصولوں کی وضاحت، اور احکامِ شریعت کی تطبیق۔ "وحیِ غیر متلو" کا سب سے بڑا ذریعہ احادیثِ نبویہ ہیں، جن میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے جو فرمایا، جو عمل کیا، یا جس بات کی اجازت دی، وہ سب وحیِ غیر متلو کے زمرے میں آتا ہے، کیونکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔ (سورۃ النجم: 3-4)

نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

"أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ"

ترجمہ: "خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی (مزید) چیز بھی دی گئی ہے"۔

نزولِ وحی کی تین صورتیں:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ (آیت 51) میں وحی کے تین انداز بیان فرمائے:

دل میں بات ڈالنا:

یہ وحی کی ایک نہایت لطیف اور خاص صورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نبی کے دل میں براہِ راست بات ڈال دیتا ہے، بغیر کسی فرشتے یا ظاہری واسطے کے۔ اس صورت میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری ہوتی تھی، اور وحی براہِ راست ان کے قلبِ اطہر میں نازل ہوتی۔

stepacademyofficial.com

پردے کے پیچھے سے بات کرنا:

یہ وحی کی ایک عظیم اور منفرد صورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نبی پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ﴾

ترجمہ: "اور کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو وہ (اللہ) چاہے وحی کرے۔" (الشوریٰ: 51)

فرشتے کے ذریعے پیغام بھیجنا:

جیسے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے قرآن مجید کی وحی نازل ہوئی۔

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ﴾

ترجمہ: "اور کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو وہ (اللہ) چاہے وحی کرے۔" (الشوریٰ: 51)

سوال 2: رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات:

رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری اور کامل ترین پیغام ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ رسالتوں اور نبوتوں کا نچوڑ بنا کر قیامت تک کے لیے ہدایت کا ذریعہ قرار دیا۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب عطا فرما کر ربِ کائنات نے نبوت کے سلسلے کو ہمیشہ کے لیے مکمل کر دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت نہ صرف عرب بلکہ تمام عالم انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئی، جیسا کہ قرآن میں ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (سورۃ الانبیاء: 107)۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات، سیرت، تعلیمات اور اسوہ حسنہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے کامل نمونہ ہیں۔ رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کو جو امتیازی خصوصیات عطا کی گئیں، وہ کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوئیں، جن میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی آفاقی دعوت، جامع شریعت، خاتم النبیین ہونے کا مقام، اور ساری انسانیت کے لیے رہنمائی شامل ہیں۔ یہی وہ خصوصیات ہیں جو رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کو تمام انبیاء سے ممتاز کرتی ہیں اور اُمت مسلمہ کو ایک عظیم ذمہ داری کا حامل بناتی ہیں۔

1۔ عالمگیر رسالت:

رسالتِ محمدی خاتم النبیین ﷺ کی عظیم ترین خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت مخصوص قوم، وقت یا علاقے کے لیے نہیں، بلکہ پوری انسانیت اور تمام جہانوں کے لیے ہے۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام مخصوص اقوام یا مخصوص ادوار کے لیے بھیجے گئے، مگر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالموں کے لیے رسول بنا کر بھیجا، اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت قیامت تک جاری وساری رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

stepacademyofficial.com

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ سبا: 28)

ترجمہ: " اور ہم نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (سورۃ الاعراف: 158)

ترجمہ: " بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں "

2۔ ابدیت:

اسلام آپ کا ایک تیسرا شرف و امتیاز یہ بھی ہے اور یہ آپ پر ختم نبوت کا لازمی تقاضا بھی ہے کہ آپ پر دین اسلام کی تکمیل کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔" (سورۃ المائدۃ: 3)

یہ ایک واضح اور منطقی بات ہے کہ جب آپ کی نبوت کسی مخصوص قوم یا مخصوص علاقے کے لئے نہیں، بلکہ پورے بنی نوع انسان کے لئے ہے اس لیے دین کو آپ پر مکمل کر دیا ہے، علاوہ ازیں آپ نبوت کے سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی ہیں، آپ کے بعد کسی اور نبی نے بھی نہیں آنا تھا، تو آپ کو دین بھی وہ عطا کیا جاتا جو ہر لحاظ سے مکمل ہو تا جس میں عالم گیریت کی شان بھی ہوتی اور ابدیت کی خوبی بھی۔ الحمد للہ اسلام میں یہ شان اور خوبی ہے۔ اس میں تمام انسانوں کی ہدایت کا سامان ہے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی علاقے میں آباد ہوں اور اس کے اصول بھی ابدی اور ناقابل تغیر ہیں لیکن وہ احوال و حوادث کے تغیرات کے باوجود قابل عمل ہیں، ان میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

3۔ کاملیت:

کاملیت رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ایک جامع تصور ہے جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شخصیت، شریعت اور دعوتِ اسلامی میں ہر جہت کے مکمل ہونے کا ثبوت ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دینِ اسلام کو کامل دین قرار دیا:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (سورۃ المائدہ: 3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے اقوال و افعال سے اخلاقِ حسنہ کو کامل ترین نمونے پر پیش فرمایا، جیسا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"

ترجمہ: "میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں" (سنن ابوداؤد: 4534)۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: کمالیت کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام میں علمی نصوص، فکری اصول اور عملی ضوابط کو ایسی ہم آہنگی سے پیش کیا گیا کہ انسان اپنے عقائد، عبادات اور کردار کے تمام پہلوؤں میں توازن پیدا کر سکے۔

سیرتِ طیبہ میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رہبری نے نہ صرف فقہی مسائل کے حل بیان کیے بلکہ رحمت و عدل کے عملی معیار

stepacademyofficial.com

بھی قائم کیے۔

4۔ محفوظ کتاب (قرآن مجید):

پہلے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں وقت کے ساتھ ساتھ ناپید ہو گئیں یا تحریف کا شکار ہوئیں۔ لیکن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر نازل ہونے والی قرآنِ مجید آج تک اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور قیامت تک کے لیے محفوظ ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾ (سورۃ الحجر: 9)

ترجمہ: "بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔"

قرآن مجید نہ صرف الفاظ کے اعتبار سے محفوظ ہے بلکہ معانی، احکام، تلاوت کے طریقے، اور اس کی زبان (عربی) بھی اصل حالت میں آج تک محفوظ ہے۔ نزولِ قرآن سے لے کر آج تک اس میں نہ کوئی کمی ہوئی اور نہ اضافہ، اور نہ ہی اس کا کوئی لفظ بدلا گیا۔ لاکھوں مسلمان اس کتاب کو دل میں محفوظ رکھتے ہیں، اور یہ دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو لاکھوں حفاظ کے سینوں میں مکمل طور پر محفوظ ہے۔

5۔ محفوظ ترین سیرت:

پہلے انبیاء کی سیرت، ارشادات اور حالاتِ زندگی تاریخ میں مکمل طور پر محفوظ نہیں رہے۔ جبکہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت، اقوال، افعال اور معمولاتِ زندگی کو امت نے نہایت احتیاط سے تحریری و زبانی شکل میں محفوظ کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہر طبقے کے انسان کے لیے ایک عملی نمونہ ہے۔

محفوظ ترین سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اسوۂ حسنہ کا وہ بے مثال مجموعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو ہر جگہ پہنچاتا ہے اور ہر دور کے انسان کے لیے عملی ضابطۂ حیات بن چکا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: "یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے"

6۔ معجزاتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم:

معجزہ اُس خارقِ عادت (خلافِ معمول) عمل کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی کو اس کی سچائی کی دلیل کے طور پر عطا کیا جائے، اور جس کی نظیر لانا مخلوق کے لیے ممکن نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو بے شمار معجزات عطا فرمائے جو قرآن و حدیث میں ذکر کیے گئے ہیں۔ ان معجزات نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نبوت، صداقت اور اللہ سے تعلق کو ثابت کیا۔

7۔ ختم نبوت:

ختم نبوت سے مراد یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت یا وحی کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﴾ (سورۃ الاحزاب: 40)

stepacademyofficial.com

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔“

اس آیت مبارکہ سے واضح ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ”خاتم النبیین“ کا مقام عطا فرمایا، جس کا مطلب ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی متعدد احادیث میں اس حقیقت کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا۔ ارشاد نبوی ہے۔

”میری اور مجھ سے پہلے گزرنے والے انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے ایک گھر بنایا، بڑا خوبصورت اور نہایت جمیل۔ لیکن ایک گوشے میں اس نے ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، پس لوگ آتے اور گھوم پھر کر اسے دیکھتے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہتے: یہ اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑ دی گئی ہے؟ پس میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کی عمارت کی تکمیل ہو گئی) اور میں خاتم النبیین ہوں“ (صحیح بخاری: 3535)

جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا، کذاب، دجال، گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

8۔ مقامِ محمود:

مقامِ محمود وہ بلند مرتبہ اور عظیم الشان مقام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کے دن عطا فرمانا ہے۔ یہ مقام صرف آپ ﷺ کے لیے مخصوص ہے، جس پر آپ کے سوا کوئی فائز نہیں ہو گا۔ مقامِ محمود کا ذکر قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں آیا ہے:

﴿عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (سورۃ الاسراء: 79)

ترجمہ: ”اُمید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔“

اسی مقام پر نبی اکرم ﷺ پوری انسانیت کی سفارش کریں گے کہ حساب کا آغاز ہو۔ یہ وہ عظمت ہے جو صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے، اور یہی آپ کا "مقامِ محمود" ہے جس کی تمنا تمام انبیاء بھی رکھتے ہیں لیکن یہ شرف صرف محمد ﷺ کو عطا ہوا۔

9۔ حوضِ کوثر:

حوضِ کوثر قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کو عطا کیا جانے والا ایک خاص اور عظیم الشان حوض (حوضِ مبارک) ہے، جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے محبوب نبی ﷺ کے لیے خاص انعام ہے، جس سے امتِ محمدیہ ﷺ کے سچے پیروکاروں کو سیراب کیا جائے گا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ﴾ (سورۃ الکوثر: 1)

ترجمہ: ”(اے نبی ﷺ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔“

سوال 3: عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: عقیدۂ ختم نبوت:

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ پر نبوت کا

stepacademyofficial.com

سلسلہ ہمیشہ کے لیے مکمل ہو چکا ہے، اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ یہ عقیدہ قرآن و سنت اور اجماعِ امت سے ثابت شدہ ہے، اور اس کے انکار سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (سورۃ الاحزاب: 40)

"نہیں ہیں محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ، لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں"۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی ہی میں بعض افراد نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، جن کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شدید ردعمل دیا۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ بن خویلد جیسے مدعیانِ نبوت کے خلاف سب سے پہلا اور بھرپور اقدام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔ آپ نے مرتدین اور جھوٹے نبیوں کے خلاف لشکر روانہ کیے۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں ہزاروں صحابہ نے شرکت کی، جن میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار تھے اور حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا۔ یہ جنگ ختمِ نبوت کے تحفظ کی عظیم مثال ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت کے دوران اس عقیدے کی پاسبانی کی اور جھوٹے نبیوں کو سخت سزائیں دیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اس عقیدے پر مکمل ایمان رکھتے ہوئے واضح فرمایا کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوری امت کو تعلیم دی کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے، اور اس کا انکار ایمان کا تقاضا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قربانیاں اور جہاد رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اس عقیدے کا انکار درحقیقت نبوتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم، قرآن اور شریعتِ اسلامیہ کا انکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے علماء، محدثین اور فقہاء نے اس عقیدے پر اجماع کیا اور اس کی پاسداری کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

جنگِ یمامہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تحفظِ نبوت میں کردار:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد جب جھوٹے مدعیانِ نبوت نے سر اٹھایا تو ان میں سب سے بڑا فتنہ مسیلمہ کذاب تھا، جس نے یمامہ کے علاقے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی سرکوبی کے لیے ایک عظیم لشکر روانہ فرمایا جس کی قیادت مایہ ناز صحابی سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کی، اس جنگ میں صحابہ کرام کی کثیر تعداد (جن میں سیکڑوں قرآن مجید کے حفاظ تھے) نے جانوں کا نذرانہ دے کر تحفظِ ختم نبوت کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ جنگ یمامہ میں سیدنا ثابت بن قیس، زید بن خطاب، ابو حذیفہ، سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شہادت پائی، ان میں سے اکثر اصحاب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے براہ راست فیض یافتہ تھے۔ صحابہ کرام کی قربانیاں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے انھوں نے جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"قاتَلَ الصحابةُ مُسيلمةَ الكذابَ حتى قُتِل. وكان الصحابةُ يُقاتِلونه حمايةً لختم النبوة"

(الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 274)

"مسیلمہ کذاب کو ختم کرنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار ختم نبوت کے تحفظ کی ایک عظیم مثال ہے۔"

(البدایہ والنہایہ، ابن کثیر، جلد 6، صفحہ 324)

stepacademyofficial.com

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی حیثیت:

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عقیدۂ ختمِ نبوت کو آئینی تحفظ حاصل ہے اور یہ ملک کے نظریاتی اساس کا اہم ستون ہے۔

آئینِ پاکستان کے آرٹیکل (a) (3)260 کے مطابق مسلمان کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے: "مسلمان" سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تعالیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور ایک نبی یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو اور نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے"

حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو نبوت کا جھوٹا دعوی کرے وہ جھوٹا، کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

عقیدۂ ختمِ نبوت کے عقلی دلائل:

عقیدۂ ختمِ نبوت صرف قرآن و سنت سے ثابت نہیں بلکہ عقلِ سلیم بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ اگر انسان غیر جانبداری سے غور کرے تو وہ بھی اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

دین کا مکمل ہو جانا:

جب کوئی نظام مکمل ہو جائے تو اُس میں کسی اضافے یا ترمیم کی ضرورت نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خود اعلان فرما دیا کہ دین مکمل ہو چکا ہے، تو اب نئی وحی یا نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ (سورۃ المائدۃ: 3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔

قرآنِ مجید کا محفوظ ہونا:

قرآن مجید ایک ایسی جامع، مکمل اور محفوظ کتاب ہے جس میں ہر دور کی ہدایت موجود ہے۔ اگر کتاب میں تحریف یا کمی کا امکان ہوتا تو کسی نبی کی ضرورت ہو سکتی تھی۔ لیکن چونکہ یہ کتاب محفوظ ہے، اس لیے نئی وحی کی ضرورت نہیں۔ یہ کتاب اس لیے محفوظ ترین ہے کیوں کہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾ (سورۃ الحجر: 9)

ترجمہ: "بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔"

جب رہنمائی کے لیے اصل کتاب محفوظ ہے، تو نئی وحی یا کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا محفوظ ہونا:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سیرتِ طیبہ، سنت، اقوال و افعال، اور زندگی کے ہر گوشے کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ یہ رہنمائی ہر زمانے کے لیے کافی ہے۔

stepacademyofficial.com

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: "یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خاتم النبیین ﷺ کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے"

جب نبی خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو موجود ہے، تو کسی نئے نبی کی ضرورت عقلاً ختم ہو جاتی ہے۔

امتِ محمدیہ کی عالمی ذمے داری:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد امت کو وارثِ نبوت بنا دیا گیا ہے۔ اب امت ہی ہدایت کو دنیا بھر تک پہنچانے کی ذمے دار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (آلِ عمران: 110)

ترجمہ: "(مسلمانو!) تم بہترین اُمّت ہو جسے لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔"

جب امت خود تبلیغ دین کی ذمہ دار بن گئی ہے، تو مستقل نبوت کی ضرورت باقی نہیں۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) سب سے پہلے نبی ہیں:

(الف) حضرت آدم علیہ السلام ✓ (ب) حضرت داود علیہ اسلام

(ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ii) خاتم النبیین سے مراد ہے:

(الف) سب سے پہلے نبی (ب) سب سے آخری نبی ✓

(ج) صاحب کتاب نبی (د) اللہ کے محبوب نبی

(iii) سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 میں تذکرہ ہے:

(الف) عقیدہ ختم نبوت کا ✓ (ب) عقیدہ رسالت کا (ج) عقیدہ توحید کا (د) عقیدہ آخرت کا

(iv) وحی کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) اشارہ کرنا ✓ (ب) بلانا (ج) غور و فکر کرنا (د) عبادت کرنا

(v) کبھی فرشتوں کے ذریعے، کبھی براہ راست دل میں بات ڈال کر اور کبھی پردے کے پیچھے سے جو پیغام انبیائے کرام کو پہنچایا جاتا ہے، کہلاتا ہے:

(الف) تبلیغ (ب) توحید (ج) رسالت (د) وحی ✓

(vi) وحی متلو سے مراد وہ وحی ہے جو:

(الف) پڑھی جاتی ہے ✓ (ب) لکھی جاتی ہے

(د) صرف توحید کے پیغام پر مبنی ہوتی ہے (د) صرف خواب کے ذریعے آتی ہے

(vii) وحی غیر متلو سے مراد وہ وحی ہے جس کی:

(الف) تلاوت کی جاتی ہے (ب) جو نماز میں پڑھی جاتی ہے

(ج) جو قرآن کی آیات میں شامل ہے (د) جس کی تلاوت نہیں کی جاتی ✓

stepacademyofficial.com

(viii) مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ کا نام ہے:

(الف) جنگ یمامہ ✓ (ب) جنگ قادسیہ (ج) جنگ یرموک (د) جنگ جمل

(ix) حضرت زید بن خطاب شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے:

(الف) جنگ یمامہ میں ✓ (ب) جنگ قادسیہ میں (ج) جنگ یرموک میں (د) جنگ جمل میں

(x) عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے لڑی جانے والی جنگ کا نام ہے:

(الف) جنگ صفین (ب) جنگ قادسیہ (ج) جنگ یرموک (د) جنگ یمامہ ✓

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) وحی متلو سے کیا مراد ہے؟

جواب: متلو" کا مطلب ہے "پڑھا جانے والا"، اس لیے "وحی متلو" سے مراد وہ وحی ہے جو تلاوت کے قابل ہے اور نماز و عبادات میں پڑھی جاتی ہے۔ قرآن مجید "وحی متلو" پر مشتمل ہے، کیوں کہ وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے، جسے حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اُسے امت کو پڑھ کر سنایا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کو نہ صرف یاد کیا جاتا ہے بلکہ ہر زمانے میں اس کی تلاوت، تفسیر اور تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔

(ii) رسالت کا لغوی معنی بیان کریں:

جواب: رسالت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: "پیغام بھیجنا" یا "پیغام پہنچانا"۔

(iii) رسالت کا اصطلاحی مفہوم واضح کریں۔

جواب: اسلامی عقیدہ کے مطابق، عقیدۂ رسالت سے مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، تاکہ وہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں، اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کریں۔

(iv) انبیائے کرام علیہم السلام کی تعداد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: احادیث کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) انبیائے کرام علیہم السلام بھیجے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں جب کہ سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ہیں جن پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا

مثال:

قرآن مجید۔ مکمل وحی متلو ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (سورۃ النجم: 4)

ترجمہ: "ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے"۔

(v) وحی غیر متلو کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: وحی غیر متلو" اس وحی کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوئی، مگر قرآن کا حصہ نہیں بنی۔ یہ وحی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہے، مگر اس کی تلاوت نماز میں نہیں کی جاتی اور نہ ہی یہ قرآن کی آیات میں شامل ہے۔ اس کا اصل مقصد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو ان امور کی تعلیم دینا تھا جو قرآن میں تفصیل سے بیان نہیں کیے

stepacademyofficial.com

گئے، جیسے عبادات کا عملی طریقہ، معاملات کی تفصیل، اخلاقی اصولوں کی وضاحت، اور احکام شریعت کی تطبیق۔ "وحی غیر متلو کا سب سے بڑا ذریعہ احادیث نبویہ ہیں، جن میں نبی کریم ﷺ نے جو فرمایا، جو عمل کیا، یا جس بات کی اجازت دی وہ سب وحی غیر متلو کے زمرے میں آتا ہے، کیونکہ آپ ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔ (سورۃ النجم: 3-4)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ"

ترجمہ: "خبر دار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی (مزید) چیز بھی دی گئی ہے"۔

(vi) وحی کی کوئی سی دو اقسام تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ (آیت 51) میں وحی کے تین انداز بیان فرمائے ہیں جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

جواب: دل میں بات ڈالنا:

یہ وحی کی ایک نہایت لطیف اور خاص صورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نبی کے دل میں براہ راست بات ڈال دیتا ہے، بغیر کسی فرشتے یا ظاہری واسطے کے۔ اس صورت میں نبی اکرم ﷺ پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری ہوتی تھی، اور وحی براہ راست ان کے قلبِ اطہر میں نازل ہوتی۔

پردے کے پیچھے سے بات کرنا:

یہ وحی کی ایک عظیم اور منفرد صورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نبی پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ﴾

ترجمہ: "اور کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو وہ (اللہ) چاہے وحی کرے۔" (الشوریٰ: 51)

(vii) نبی کریم ﷺ کی رسالت کامل ترین ہے۔ مختصراً تحریر کریں۔

جواب: رسالتِ محمدی ﷺ انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری اور کامل ترین پیغام ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ رسالتوں اور نبوتوں کا نچوڑ بنا کر قیامت تک کے لیے ہدایت کا ذریعہ قرار دیا۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ کو ﷺ کا لقب عطا فرما کر رب کائنات نے نبوت کے سلسلے کو ہمیشہ کے لیے مکمل کر دیا۔ آپ ﷺ کی رسالت نہ صرف عرب بلکہ تمام عالم انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئی، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (سورۃ الانبیاء: 107)۔

آپ ﷺ کی ذات، سیرت، تعلیمات اور اسوہ حسنہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے کامل نمونہ ہیں۔ رسالتِ محمدی ﷺ کو جو امتیازی خصوصیات عطا کی گئیں، وہ کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوئیں، جن میں آپ ﷺ کی آفاقی دعوت، جامع شریعت، خاتم النبیین ہونے کا مقام، اور ساری انسانیت کے لیے رہنمائی شامل ہیں۔

stepacademyofficial.com

(viii) عقیدہ ختمِ نبوت کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: ختمِ نبوت سے مراد یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت یا وحی کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے، اور یہی عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي" (صحیح بخاری: 3455)

ترجمہ: "میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

اس عقیدے پر ایمان رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ اس کا انکار کفر اور دائرۂ اسلام سے خارج کرتا ہے۔ ختمِ نبوت کے بعد جو بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا، دجال، اور گمراہ ہے۔

(ix) عقیدہ ختمِ نبوت کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ایک فرمان بیان کریں۔

جواب: "میری اور مجھ سے پہلے گزرنے والے انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے ایک گھر بنایا، بڑا خوبصورت اور نہایت جمیل۔ لیکن ایک گوشے میں اس نے ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، پس لوگ آتے اور گھوم پھر کر اسے دیکھتے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہتے: یہ اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑ دی گئی ہے؟ پس میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کی عمارت کی تکمیل ہو گئی) اور میں خاتم النبیین ہوں" (صحیح بخاری: 3535)

(x) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رسالت عالمگیر ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: رسالتِ محمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی عظیم ترین خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی نبوت مخصوص قوم، وقت یا علاقے کے لیے نہیں، بلکہ پوری انسانیت اور تمام جہانوں کے لیے ہے۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام مخصوص اقوام یا مخصوص ادوار کے لیے بھیجے گئے، مگر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالموں کے لیے رسول بنا کر بھیجا، اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رسالت قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ سبا: 28)

ترجمہ: "اور ہم نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا، اور مجھے تمام انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہے" (صحیح بخاری: 488)

(xi) عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار کی وضاحت کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے وصالِ مبارک کے بعد جب جھوٹے مدعیانِ نبوت نے سر اٹھایا تو ان میں سب سے بڑا فتنہ مسیلمہ کذاب تھا، جس نے یمامہ کے علاقے میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی سرکوبی کے

stepacademyofficial.com

لیے ایک عظیم لشکر روانہ فرمایا جس کی قیادت مایہ ناز صحابی سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کی۔ اس جنگ میں صحابہ کرام کی کثیر تعداد نے جانوں کا نذرانہ دے کر تحفظِ ختم نبوت کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ جنگ یمامہ میں سیدنا ثابت بن قیس، زید بن خطاب، ابو حذیفہ، سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شہادت پائی ان میں سے اکثر اصحاب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے براہ راست فیض یافتہ تھے۔ صحابہ کرام کی قربانیاں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے انھوں نے جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسالت کا لغوی معنی ہے:

(الف) پیغام بھیجنا ✓ (ب) وصول کرنا (ج) نیکی کا حکم دینا (د) دعوت دینا

(ii) انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف بھیجے جانے والے اللہ تعالیٰ کے کلام کو کہتے ہیں:

(الف) تلاوت (ب) بات (ج) وحی ✓ (د) اشارہ

(iii) مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اسے قرار دیا:

(الف) کذاب ✓ (ب) منافق (ج) ملعون (د) افترا پرداز

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اس عقیدہ کو کہتے ہیں:

(الف) عقیدۂ ختم نبوت ✓ (ب) عقیدۂ آخرت (ج) عقیدۂ توحید (د) عقیدۂ تقدیر

(v) جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کثیر تعداد میں جام شہادت نوش کر کے دفاع کیا:

(الف) مسجد نبوی کا (ب) مدینہ منورہ کا (ج) عقیدۂ ختم نبوت کا ✓ (د) مکہ مکرمہ کا

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) وحی کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: وحی کے لغوی معنی "اشارہ کرنا" اور "دل میں بات ڈالنا" ہیں۔ اصطلاحاً وحی ایک پیغام کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو فرشتے کے ذریعے یا براہ راست عطا فرماتا ہے۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت کی حفاظت کے حوالے سے مختصراً تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت، اقوال، افعال اور عادات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور محدثین نے مکمل تحقیق اور حفاظت کے ساتھ محفوظ کی ہے، جو قیامت تک امت کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

(iii) وحی متلو اور غیر متلو میں فرق واضح کریں۔

جواب: وحی متلو: وہ وحی ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی طرف سے ہوں، جیسے قرآن مجید۔

وحی غیر متلو: وہ وحی ہے جس میں صرف مفہوم نازل کیا گیا ہو اور نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے الفاظ میں اسے بیان کیا ہو، جیسے

stepacademyofficial.com

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کی کوئی سی دو خوبیاں بیان کریں۔

جواب: ابدیت:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کا شرف و امتیاز یہ بھی ہے کہ آپ پر دین اسلام کی تکمیل کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔" (سورۃ المائدۃ: 3)

دین اسلام میں یہ شان اور خوبی ہے کہ وہ کامل بھی ہے اور ابدی بھی ہے۔ اس میں تمام انسانوں کی ہدایت کا سامان ہے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی علاقے میں آباد ہوں اور اس کے اصول بھی ابدی اور ناقابل تغیر ہیں لیکن وہ احوال و حوادث کے تغیرات کے باوجود قابل عمل ہیں، ان میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

کاملیت:

کاملیت رسالتِ محمدی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی شخصیت، شریعت اور دعوتِ اسلامی میں ہر جہت کے مکمل ہونے کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں دینِ اسلام کو کامل دین قرار دیا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے اقوال و افعال سے اخلاقِ حسنہ کو کامل ترین نمونے پر پیش فرمایا، جیسا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"

ترجمہ: "میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں" (سنن ابوداؤد: 4534)۔

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے کوئی سے چار معجزات تحریر کریں۔

جواب:
- ☆ چاند کا دو ٹکڑے ہونا
- ☆ واقعہ معراج
- ☆ انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا
- ☆ درخت اور پتھروں کا سلام کرنا

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

✍ عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 3

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

- ☆ طلبہ کُتب سیرت کا مطالعہ کر کے رسالت محمدی کی مزید خصوصیات تلاش کر کے نوٹ بک میں لکھیں۔
- ☆ طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے مزید معجزات تلاش کر کے کمرا جماعت میں بیان کریں۔
- ☆ ختم نبوت کی اہمیت پر مذاکرے کا اہتمام کریں۔

stepacademyofficial.com